دستور کے اسلامی اجزا

ایک خاص طبقے کے بعض لوگ کچھ اور ہی نیتوں کے ساتھ اس پیچیدہ صورتِ حالات سے اُمیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ان کی خواہشِ پنہاں یہ ہے کہ کسی طرح اس ادلا بدلی میں ملک کو دستور کے ساتھ اسلامی اجزا سے محروم کر دیا جائے۔ ہمارے یہ اکابر مسلمان خصوصیّت سے 'کتاب وسنت' کے الفاظ پر اندر ہی اندر بہت کڑھ رہے ہیں۔انھی بڑے بڑے مرتبے کے مسلمانوں کا ذہن ہے جو کبھی کراچی ٹائمز اور کبھی پاکستان اسٹینڈرڈ کے اداریوں میں کھولتا ہوا سامنے آتا ہے۔

اپنے ان بھائیوں کو ہم خیر خواہانہ جذبے کے ساتھ متنبہ کرتے ہیں کہ راے عام کے خلاف اس طرح کی سازشیں کبھی کامیاب نہ ہوسکیں گی، بلکہ وہ جتنا کچھ لوگوں سے سلب کرنے کی کوشش کریں گے اُس سے زیادہ اُن کو واپس کرنا پڑے گا۔ وہ اپنی مجالس میں بیٹھ کر جیسے چاہیں رنگ جمالیں، عوام میں اُن کے رجحانات کی کوئی کھپت نہیں ہے۔اس کا اندازہ وہ اُس ہمہ گیر ردعمل سے کرسکتے ہیں جو 'سنت' پر فرید جعفری صاحب کے حملے کے زیراثر پاکستان کے دونوں خطوں [مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان] میں ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ حضرات کا تصورِ اسلام کچھ بھی ہو، اجتماعی نظام تو بہرحال اجتماعی تصور ہی کے تحت چلے گا۔اگر پاکستان کے مسلمانوں کی عظیم اکثریت کتاب وسنت کو فکر وعمل کی اساس اور زندگی کی ہدایت کا سرچشمہ مانتی ہے تو پاکستان کا دستور تو اکثریت ہی کے ایمان کے مطابق تشکیل پائے گا، چاہے اُونچے سیاسی شیش محلوں میں زندگی بسر کرنے والے چند افراد کو کتاب وسنت کے الفاظ سے کتنی ہی شرم کیوں نہ محسوس ہو۔ یہ ملک سنت کا انکار کرنے والوں کا ملک نہیں ہے اور یہ ریاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور عملی کردار کے مخالفین کی ریاست نہیں ہے۔یاد رکھیے کہ ایک بار 'کتاب وسنت' پر پیمان باندھ لینے کے بعد آپ حضرات نے اگر اس پیمان کو واپس لینے کی کوشش تو آپ کا اخلاص قطعی طور پر مشتبہ ہو کر رہ جائے گا۔('اشارات' نعیم صدیقی، ترجمان القرآن، جلد۴۳، عدد۶، جمادی الاخریٰ ۱۳۷۴ھ، مارچ ۱۹۵۵ء، ص۲-۷)